رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

چھپا دست ہمت میں زورِ قضاء ہے۔
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے:۔

الحکم اخبار

Digitized by Khilafat Library

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی (ابن یعقوب) شیخ محمود احمد قادیانی:

جلد ۲۳ | قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء :۔ | نمبر ۳۰

فہرست مضامین

سیلونی مقدمہ

میرے پیارے ایم کے حسن :۔

کولمبو (سیلون) ۱۷ اگست سنہ ۱۹۲۰ء

الحمد للہ ۔ خدا کے فضل سے ہمارا مصیبت کا وقت گذر گیا ۔ ہم نے احمدیت کیلئے ایک فتح عظیم پائی ۔ میرے دونو بھائی ۔ اور محمد شریف اس مقدمہ سے جو ان پر تعصب مذہبی کیوجہ سے دائر کیا گیا تھا ۔ بالکل بری کیئے گئے ہمارے دشمن جنہیں یہ امید تھی ۔ کہ جج کم از کم پانچ سال قید کی سزا تو انہیں ضرور دیگا ۔ اور جو نہایت جوش وخروش سے عدالت میں اکٹھے ہوئے تھے ۔ نتیجہ مقدمہ کے سنائے جانے پر نہایت ذلت اور ندامت سے واپس ہوئے ۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کے الہام اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کی صداقت پر مہر تصدیق لگائی ۔ جیسا کہ آپ کو خوب معلوم ہے ۔ ہر رنگ میں ہمیں آزمایا جا رہا ہے ۔ اور مصیبت پر مصیبت ہمیں پیش آتی ہے ۔ جب سے کہ احمدیت اس چھوٹے سے جزیرہ میں قائم ہوئی ہے ہمیں دکھ پر دکھ دیئے جا رہے ہیں ۔ لیکن ہم اللہ کے فضل سے اسباب کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے اگرچہ اس سے کئی گنا زیادہ مشکلات ہم پہ وارد ہوں ۔ اور ہم خدا کے فضل سے ہر وقت ان کی تحمل کے لئے تیار ہیں ۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ ہر روز تازہ بتازہ نشان صداقت احمد علیہ السلام کے ہم دیکھتے ہیں ؛

قبل اسکے کہ میں آپ کو جلسہ کی روئیداد سے مختصراً اطلاع دوں ۔ اس بات کا لکھنا آپکے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔ کہ اب ہماری اس فتح عظیم کی وجہ سے دشمنوں نے بھی اپنا رویہ تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اکثر ۔ ان کی باتیں اب اس معجزانہ فتح کے متعلق ہی ہوتی ہیں ۔ جو ہمکو خدا کے فضل سے ان پر حاصل ہوئی ۔ بعض متعصب اور عقل ودین سے کورے ملاؤں کی اشتعال انگیز باتوں سے فریب میں آکر بعض نادان اور جاہلوں نے اسوقت جبکہ اس آزمائش الٰہی سے ہم گذر رہے تھے ۔ انہوں نے سر تا پا زور لگایا کہ احمدیت کو لنکا کے جزیرہ سے اکھاڑ دیں ۔ اور اس مٹھی بھر جماعت کی ترقی کی تمام راہیں مسدود کر دیں ۔ چنانچہ اسی غرض سے انہوں نے مسٹر ایم ۔ بی ۔ اے قاایڈ ایڈوکیٹ اور مسٹر سام کدرگا وکیل کی خدمات

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر وپبلشر وپروپرائٹر چھپا ۔ اور تراب منزل سے شائع ہوا)

حاصل کیں۔ اور طرح طرح کی تجویزیں ہمارے خلاف سوچیں۔ لیکن اللہ کی حمد ہو جسنے اپنی پاکیزہ اور عمدہ تدبیر سے ہمیں بچالیا۔ اور وہی اچھی تدبیر کرنیوالا ہے۔

اب میں آپ کو نہایت مختصر طور پر یہ بتاتا ہوں۔ کہ مقدمہ عدالت اعلیٰ میں جسٹس فیلکس ہرڈاٹس کے پاس کس طرح سے سنا گیا۔

پہلا دن بروز جمعرات بتاریخ ۲۹؍ جولائی بوقت ۲ بجے بعد دوپہر تینوں اشخاص جن پر کہ الزام لگایا گیا تھا۔ عدالت میں لائے گئے۔ مسٹر سٹینلے ابیسیکر سی۔ سی مع اپنے معاونین مسٹر ایم۔ پی۔ اے و مسٹر سام کدر گاکو بطور مدعی پیش ہوئے۔ مدعا علیہ کی طرف سے مسٹر سی بروک ایلیٹ اور ایچ ای گارون پیش ہوئے پہلے صاحب ایک انگریز ہیں۔ عدالت دلچسپی لینے والے سامعین سے بھری ہوئی تھی مسٹر سٹینلے ابیسیکر نے ۲۰ منٹ کی افتتاحی تقریر کے بعد کاروائی شروع کی۔ تب پہلا گواہ مسٹر موصوف کے پیش ہوا۔ اور بعد مسٹر بروک ایلیٹ کے پس ایک گھنٹہ کے بعد یہ کاروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی ۔

دوسرا دن ۱۱ بجے دن مسٹر بروک ایلیٹ نے اپنے پہلے دن کی کاروائی شروع کی اور ان سب گواہوں سے جو یکے بعد دیگرے آگے پیش ہوئے۔ نہایت قابلیت اور مدبرانہ طور پر سوالات کئے حتیٰ کہ جج صاحب پر ثابت کر دیا کہ انکی گواہی محض افترا اور بناوٹی ہے۔ چونکہ جج صاحب پر روشن ہو گیا تھا۔ کہ یہ ایک فرضی اور بناوٹی بات ہے اسلئے فاضل جج نے انکے گواہ پیش ہونیکی ضرورت ہی نہ سمجھی۔

مسٹر ایلیٹ تب کھڑے ہوئے اور اس کے سامنے تقریر کی جو اس غرض کے لئے تیار کی گئی تھی کہ اس بات پر کامل غور کرکے فیصلہ کریں۔ اور جس کے ممبر ہیں۔ یورپین۔ دو سنگا لیز اور دو تامل جاننے والے تھے۔

آپکی تقریر ایک گھنٹہ سے کچھ زائد منٹ میں ختم ہوئی۔ اور یہ ایک نہایت زبردست تقریر تھی۔ اور سب لوگوں نے نہایت غور سے اور توجہ سے اسکو سنا۔ بعد اسکے انہوں نے میرے والد کو جج کے پیش کیا اور مسٹر سیبی دین سے پوچھا کہ کیا یہ صاحب مسٹر لائی پہلے دو مجرموں کے والد نہیں ہیں اس نے مثبت میں جواب دیا۔ بعد ازاں انہوں نے سیبی دین سے پوچھا کہ کیا یہ بزرگ (یعنی میرے والد کی طرف اشارہ کر کے) جسٹس والٹر پیریرا کے پاس ہیڈ کلرک نہیں رہے ہیں۔ اور پھر کیا آپ مسٹر آرتھر ریلوے کے پاس ہیڈ کلرک نہیں رہے ہیں۔ اس نے اس بات کو تسلیم کیا۔ اس موقعہ پر فاضل جج صاحب نے اسکو ڈانٹا کہ کیا پھر ایسے سوشل پوزیشن والے انسان کی قدر کرنا تمکو نہیں آتی۔ مسٹر بروک ایلیٹ نے یہ بھی بتایا کہ دوسرا ملزم انجمن احمدیہ سیلون کا سکرٹری اور اخبار مسیح کا ایڈیٹر ہے۔ اور اسلام کی ترقی یافتہ جماعت کا ایک اشاعت کنندگان میں سے ہے۔ اور فاضل مقرر نے ہماری اس تمام مصیبت کی وجہ اور لوگوں کی دشمنی کا ذکر بھی کیا۔ تب جج نے کے پاس فیصلہ کرنے کے لئے کاغذات سپرد کئے۔ اور فاضل ممبر ۱۰ منٹ کے بعد اپنی جگہ پر اس متفقہ فیصلے کے ساتھ واپس آئے۔

تینوں ملزم اس قتل کے مجرم نہیں۔ ہاں پہلے اور دوسرے نے سیبی دین کو ایک فوری جوش کے ماتحت معمولی سی ضرب لگائی ہے"۔ تب مسٹر بروک ایلیٹ نے جج کو کہا۔ کہ ملزمین کو بے فائدہ طور پر تین ماہ سے قید کر رکھا ہے۔ اور پیش کیا کہ اس معمولی ضرب کی سزا میں جو سیبی دین کو انہوں نے پہنچائی۔ ان کو تھوڑا سا جرمانہ کر دینا چاہیئے تب جج نے تیسرے ملزم کو رہا کر دیا اور پہلے دو کو اس معمولی ضرب کے سزا کے طور پر ۲۵ روپے فی کس کو جرمانہ کیا جو فوراً ادا کر دیا گیا اور اسی وقت تین ماہ کی تکالیف کے بعد جو انہیں اسلام کی خاطر اٹھانی پڑیں رہا کر دیئے گئے۔ رشتہ داروں دوستوں اور خیر خواہوں کی ایک کثیر جماعت نے انہیں رہائی پر مبارکباد دی۔ بعد ازاں وہ جماعت کے ساتھ انجمن کے دفتر میں گئے۔ جہاں انہوں نے خدائے پاک کی حمد کی اور شکرانہ کے طور پر نوافل ادا کئے۔ سات دن متواتر تک لوگ ہمارے پاس آتے رہے۔ اور مبارکباد کی کئی چٹھیاں اور تاریں وصول ہوئیں۔ مختصراً یہ کہ انجام بفضلہ اچھا ہوا۔

میرے پیارے حسن! اگرچہ مجھے سرکاری ڈیوٹی سے فرصت نہیں لیکن میں نے یہ مختصر کیفیت اپنے اس وعدہ کی بنا پر آپ کو بھیجی ہے۔ جو کہ ابھی دو دن ہوئے کہ میں نے آپ سے کیا تھا۔ آپ کی اور دوسرے سیلونی بھائیوں کی واقفیت کی دلچسپی کیلئے جو مسیح موعودؑ کے پایۂ تخت میں رہتے ہیں۔ اور میں آپ کا نہایت مشکور ہوں۔ کہ آپ نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور اس تعلق میں میں مرکز کی جماعت اور ممبروں کا نہایت ادب سے شکرگذار ہوں کہ انہوں نے اس مصیبت کیوقت میں ہماری ہر طرح سے امداد کی ؏

والسلام :-

خاکسار۔ ٹی۔ اے۔ لائی

میری بیماری اور والد بزرگوار

والدین کا وجود اولاد کیلئے ایک نہایت ہی عزیز چیز ہے اور والدین کا کلام اونکے لئے مسیحائی رنگ رکھتا ہے۔ گذشتہ ایام میں مَیں سخت بیمار تھا۔ بیماری طول کھینچ گئی۔ ابھی تک کمزوری چلی جاتی ہے۔ میں اس بیماری میں گھبرا گیا۔ والد صاحب کو لکھا۔ کہ آپ اپنے ہاتھ سے مجھے کچھ لکھیں۔ جس سے قلب مضطرب تسلی پائے۔ مجھے انہوں نے جو کچھ لکھا اگرچہ وہ ایک پرائیویٹ خط وکتابت ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ بہت سے میرے جیسے کمزور مریض اس سے فائدہ اٹھائینگے اسلئے میں انکو درج اخبار کرتا ہوں۔ ممکن ہے کوئی فائدہ حاصل کرے۔

عزیز مکرم السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خدا کا فضل اور اس پر ایمان تسلی کا موجب ہوتا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب خدا ہی میں تسلی اور اطمینان ملتا ہے۔ میری خطوط پدری محبت کے جذبات کی تصویر ہوسکتے ہیں اور ممکن ہے۔ نشہ آور چیز کی طرح تھوڑی دیر کے لئے آپ کے مضطرب قلب کو سہارا دیں۔ لیکن فانی عرفانی کی تحریریں کیا سکینت بخشیگی۔ اسپر تو ایکوقت آئیگا کہ وہ دنیا میں نہ ہوگا۔ اور تم اسوقت بھی تسلی یافتہ دل چاہو گے۔ اور خدا ہی کے رحم سے ہوگا قلب مطمئن اور نفس مطمئنہ مولیٰ سے مانگو۔

بیماریاں آتی ہیں۔ ابتلاء آتے ہیں۔ مومن کیلئے موجب اصطفاء ہوتے ہیں۔ زندگی یا موت کا فکر ہی چھوڑ دو۔ فکر کرنے کی ایک ہی بات ہے۔ کہ پیارا مولیٰ راضی ہوجائے۔ اس خط کے ساتھ تمہاری صحت کا تار بھی ملا کہ بخار نہیں الحمد للہ علیٰ ذالک اس ہفتہ خدا تعالیٰ نے مجھکو بڑی بڑی توفیقیں دی ہیں۔ دل کھولکر مولیٰ سے کہا جو کہنا تھا۔ گھبراؤ مت کہ گھبرانا مومن کی شان نہیں۔ میں خود بیماری سے گھبراتا ہوں مگر موت سے نہیں۔ اسکی جڑ کچھ شامت اعمال ہوتی ہے۔

اسکے بعد دوسرے خط میں لکھا کہ گھبرانیکی کوئی بات نہیں۔ اللہ پر ایمان رکھو۔ ساری تسلیوں کا سرچشمہ وہی ہے۔ مجھکو اپنی اس بیماری میں جو پیشاب کی کثرت اور درد گردہ کی ہوئی تھی۔ بعد دعا الہام ہوُا۔ سارے سرور کا چشمہ جناب باری ہے۔ اسے میں نے زرد کاغذ پر خوشخط لکھوا کر رکھا تھا۔ اسے اپنے سامنے رکھو جب دل گھبرائے محمود کی آمین سے یہ اشعار پڑھو۔

۵

حمد وثناء اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اسکا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں میرے یہی ہے سبحان من یرانی

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت
لرزاں ہیں اہل قربت کروبیوں پہ ہیبت
ہے عام اسکی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت
ہم سب ہیں اسکی صنعت اس سے کرو محبت
غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اسکی غیرت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اسکی جود و منت
اس سے ہے دل کی بیعت دلمیں ہے اسکی عظمت
بہتر ہے اسکی طاعت طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا!
اس بن نہیں گذارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑیگا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گذارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جی مت لگاؤ اس سے دلکو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے
یارو یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآں کتاب رحماں سکھلائی راہ عرفاں
جو اسکے پڑھنے والے انپر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملی ولایت
یہ نور دلکو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق وسداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآن مجید سنو اور اسکو آیات پڑھو یہ مجرب نسخہ ہے گھبراہٹ دور کریگا۔

(عرفانی)

دعاء

شیخ محمد ابراہیم علے صاحب بغداد فیلڈ میں ہیں۔ احباب ان کی خیریت کے لئے دعاء فرماویں۔

نظم حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جو بر مقام کوہ ڈلہوزی کہی گئی تھی

دل یہ کہتا ہو اسی در پہ رما دے دھونی
نفس کہتا ہے۔ کہ اٹھ مفت میں ہلکان نہ ہو
زندگی ہیچ ہے۔ انسان کی دنیا میں اگر
سینہ میں قلب نہ ہو قلب میں ایمان نہ ہو
میرے مذہب میں اسلام کا دعویٰ باطل
جب تلک سینہ میں ایمان سے غلیان نہ ہو
آدمی وادیٔ ظلمت میں بھٹکتا مرجائے
رہنمائی کا اگر عرش سے سامان نہ ہو
چھوڑ کر راہ خدا راہ بتاں پر مت جاء
عقل دی ہے اللہ نے تجھے نادان نہ ہو
رحم کر ظلم نہ ڈھا آہ غریباں سے ڈر
کام وہ کر کہ جسے کر کے پشیمان تہ ہو
ہاتھ گر کام میں ہو دل میں ہو رب ارباب
کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو
سر میں ہو جوشش جنون دل میں ہو عشق محبوب
خوف دوزخ نہ ہو پھر خواہش رضوان نہ ہو
اب تو خواہش ہے کہ واں جا کے لگائیں ڈیرا
دیکھنے کو بھی جہاں صورت انسان نہ ہو
دل میں اک آگ ہو اور سینہ مرا غم سے تپاں
وائے قسمت اگر اس درد کا درماں نہ ہو
ہوں گنہگار ولے ہوں تو ترا ہی بندہ
مجھ سے ناراض ترے صدقے میری جان نہ ہو

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ

نمبر ۶

دو اور نو مسلم

اللہ پاک کے فضل وکرم یہاں تبلیغی کام روز افزوں ترقی پر ہے۔ گذشتہ رپورٹ کے بعد دو اور اصحاب نے دین اسلام قبول کیا۔ ایک کا نام مسٹر ریلیف ٹاٹن ہے۔ یہ صاحب جہاز پر ملازم ہیں اور میڈیم صدیقۃ النساء کے فرزند ارجمند ہیں میڈیم قریباً دس سال سے مسلمان ہے۔ لیکن ریلیف عیسائیوں کے زیر اثر تھا۔ تاہم والدہ کی تعلیم وتبلیغ ہمیشہ اسکو اسلام کی طرف کھینچتی رہی کچھ عرصہ سے عاجز کے ساتھ ملاقات تھی اور اس طرح مزید تبلیغ وتحریک کے بعد مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام بشیر رکھا گیا۔ دوسرے صاحب مسٹر جالٹن ہیں۔ جو شہر کنگٹن میں رہتے ہیں۔ خط وکتابت کے ذریعہ سے داخل اسلام ہوئے۔

حضرت مرشدنا امام سلسلہ احمدیہ کے مضمون مندرجہ اخبار الفضل کی تحریک پر امریکہ میں حفاظت اسلام کی انجمن قائم کیگئی ہے۔ جسکے سکرٹری مسٹر محینی ایڈیٹر عربی اخبار الصراط اور پریذیڈنٹ خاکسار راقم منتخب ہوئے ہیں۔

بعض حالات پیش آمدہ کے ماتحت یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ اس مشن کا مرکز اس ملک میں بجائے نیویارک شکاگو مقرر کیا جائے نیویارک ایکطرف ہے۔ اور شکاگو نسبتاً مرکز میں ہے۔ اس واسطے آئندہ خط وکتابت کیواسطے (تا اطلاع ثانی) پتہ یہ ہوگا۔

Mufti Mohammad Sadiq. C/o. General Delivery. P. O. Chicago Illinois. U. S. America

تجربہ ہے کہ جنگ ختم ہوگیا ہے۔ پر بھی اس ملک میں گرانی دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ آئے دن دودھ والے کا اور دوسرے دوکانداروں کا نوٹس آتا ہے۔ کہ کل سے اشیاء کی قیمت آدھ آنہ یا ایک آنہ فی پونڈ اور بڑھ جائیگی۔

میں نے بعض دوستوں کو اپنے پتے کے چند لفافے روانہ کئے تھے۔ مگر اول تو تجربہ سے وہ لفافے بہت کمزور ثابت ہوئے ہیں۔ اتنے دور کے سفر کے لائق نہیں۔ دوئم اب پتہ بھی تبدیل ہوگیا ہے۔ اس واسطے کوئی صاحب وہ لفافے استعمال نہ کریں۔

یہاں کے اخباروں میں اسلام اور اہل اسلام کے متعلق کثرت سے نہایت ناپاک مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ میں کوشش میں رہتا ہوں۔ کہ ان کے جواب ساتھ ساتھ لکھے جائیں۔ مگر پہلے یہ مشکل پیش آتی ہے۔ کہ ایڈیٹر ان خود متعصب ہونے کے سبب یا اپنے متعصب ناظرین کے ڈر سے میرا مضمون لینے سے مضائقہ کرتے ہیں۔ اس کا اصل علاج تو یہ ہے۔ کہ اپنا ایک ماہوار رسالہ جاری کیا جائے۔ مگر اس کے واسطے کم از کم پہلے سال کے لئے ایک سو ڈالر ماہوار کا خرچ درکار ہے۔

اس ہفتے میں ایک متمول صاحب کی یہاں چڑیا مر گئی۔ جسکا بڑی دھوم دھام سے جنازہ نکالا گیا۔ ہزاروں روپے خرچ ہوئے۔ اور ہزار ہا بے شغلے جنازے کے ساتھ قبرستان گئے۔ اس قسم کی مخلوق بھی یہاں موجود ہے۔

۷ اگست ۱۹۲۰ء

محمد صادق عفا اللہ عنہ

عجائبات مالا بار۔

اس مضمون میں مالا بار کے عجائبات کا ذکر کیا ہے اور مختصر طور پر یہ بھی بتایا ہے۔ کہ کس طرح وہاں اسلام آیا۔ کون کون مبلغ اسلام وہاں پہنچے اب اس ملک کی کیا حالت ہے۔ وہاں کے رسوم و رواج کا ذکر کیا ہے۔ ان کے رسوم و رواج کا ذکر محض تفریح طبع کیلئے نہیں کیا گیا بلکہ اس سے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ رسوم کس طرح سے اسلام کی توہین کا باعث ہوئیں اور انہوں نے احمدیت کو کسطرح نقصان پہنچایا۔ بہت دلچسپ مضمون ہے۔

بظاہر اس امر کی کوئی ضرورت نہیں کہ ظاہر کیا جائے اسلام کی ابتداء ساحل مالا بار میں سنہ ۲ ہجری میں ہوئی اور اسکے اصلی اسباب تجاران عراق ہیں۔ اور بڑے مبلغ اسلام اس ملک میں ساحل شیخ شرف ابن مالک اور مالک دین دینا اور انہیں کا ہمشیرہ زادہ حبیب مرحوم تھے۔ اور بڑا شخص جو اس ساحل میں پہلے پہل اسلام میں داخل ہوا وہ کرنگہ نور کا راجہ تھا انہی مبلغین کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ۔ علاوہ اسلام کی تبلیغ کے تین مسجدیں تا ہنوز موجود ہیں۔ بمقام کرڈھگور۔ کوعلیم اور ایک مسجد بمقام مرادی جسکو اب ماڑائی بھی کہتے ہیں۔ اور بنام بیگاڑی مشہور ہے۔ یہاں ہندوا اور مسلم میں نہایت عمدہ تعلق رہا۔ اور اسلام میں داخل ہونا ہندوں کی بڑی عزت کا باعث ہوتا رہا لطیفہ یہ کہ اس وقت اسجگہ مسلمان بادشاہ نہیں تھا بلکہ ہندو راجگان اسلام میں داخل ہونیوالے ہندوؤں کی وہ ہی قدر کرتے تھے۔ جو اصلی مسلمانوں کی یا قدیم مسلمانوں کی۔ ہندو اور مسلم اتحاد میں فساد کا بانی سلطان ٹیپو ہوا اور اسلامی ترقی کے سیلاب میں روک پیدا کر دی۔ اگر قضاءً یہ دو اسباب پیدا نہ ہوتے تو آج لکڈیپ

اور مالدیپ کی طرح مالا بار بھی ایک اسلامی علاقہ ہوتا۔ عرب یا اسلامی مبلغین کی مساعی جمیلہ کا خشکی ہی پر جلوہ نہیں اسند وروت ایک جزیرہ ہے۔ جو لکڈیپ سے اتر کی طرف واقع ہے۔ جسکے مبلغ مرحوم عبید اللہ نامی تھے۔ آج جو قاضی اسند روت میں ہے۔ وہ اسی مبلغ کی نسل سے ہیں۔ اور وہ مبلغ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ سخت ترین انقلابات کے باوجود تا ہنوز اسی ساحل پر ہندو مسلم میں کوئی چھوت چھات نہیں۔ بلکہ عمدہ ملاپ نظر آتا ہے۔ ہاں ہندوؤں کی توجہ اسلام کی طرف نہیں رہی۔ تو اسکا سبب مسلمان ہیں۔ وہ خود اسلام کے احکام میں تساہل نہیں کرتے بلکہ ہندوانہ رسوم میں داخل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مالا بار میں شادی کا طریقہ یہ ہے۔ کہ لڑکی والے لڑکے والوں سے درخواست کرنے کیلئے انکے گھر پر جاتے ہیں۔ اور وہ انسے وعدہ لیتے ہیں۔ کہ اتنا روپیہ دینا اسقدر آمدنی کا باغ اور دوکان دینا اور خرچ خوراک دولہا مہاراج بذمہ دولہن ہوتا ہے۔ اگر ایفائے شرائط مقررہ میں دیر ہو تو دولہا مہاراج ناراض ہو کر والدین کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور عرصہ تک جب نہیں آتے تو ان کی رضامندی کی بڑی بڑی تیاری ہوتی ہے۔ اور حضور مہاراج اہل اطفال کے خرچہ کے عرفاً بالکل ذمہ دار نہیں اور قضاءً جب عورت فوت ہو جائے تو وہ مہاراج کسی دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔ اگر اتفاقاً اولاد ہو تو وہ ماموں صاحب کے ذمہ ہے۔ اور اولاد بالخصوص نرینہ اولاد کو کوئی جائیداد جدی پدری نہیں ملتی۔ دراصل ہوتی ہی نہیں۔ اسیوجہ سے کوئی شخص اولاد کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کر سکتا چونکہ مرد عورت کے گھر رہتا ہے اس واسطے اس ملک میں النساء قوامون علے الرجال پر عمل ہے۔ دولہا جی کہیں تہوار

میں کچھ قدر ناجیل اور شکر اور قدرے پان چھالیہ لاتے ہیں وبس۔ ایک گھر میں شاذ چار لڑکیاں ہیں۔ تو چار دولہے تشریف لائے جب تک کچھ ہے کھاتے رہے۔ افلاس کی رونمائی ہوئی میاں چلتے بنے۔ جائیداد کا وارث حقیقی کون ہے۔ کوئی نہیں تباہی کا ذمہ دار بھی کوئی نہیں۔

کیا اس نکاح کو اسلامی نکاح کہا جائیگا۔ اسلام تمام اخراجات کا ذمہ دار مرد کو ٹھہراتا ہے اور یہاں سب مصائب ضعف ضعیف پر ہیں۔ قرآن علے المولود لہ رزقھن وکسوتھن فرماتا ہے۔ مگر یہاں مہاراج صرف بیرج داتا کا منصب لیکر باقی ذمہ داریوں سے بالکل فارغ ہیں۔ بلکہ مہاراج خود شکایت کرتے رہتے ہیں کہ مقررہ ہرجہ ادا نہیں ہوا نفقہ میں کمی ہوئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دراصل یہ لوگ خود ہندو مذہب کے اثر سے متاثر ہو گئے ہیں۔ صرف مسلم عورتوں میں پردہ کا رواج ہے۔ جو ہندوؤں میں بالکل موجود نہیں ہندوؤں میں پردہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ ہندو عورتوں نے بدن پر سوائے ایک ستر عورت کے کوئی کپڑا ہی نہیں خواہ وہ عورت کسی عمر کی ہو یا لڑکی غیر پردہ ہے۔ برہنہ بدن پھر رہی ہے۔ میری مراد اسجگہ ستر عورت سے اسجگہ ناف سے گھٹنہ یا ٹخنہ مراد ہے۔ وہ نہیں جو اسلام نے عورت کیلئے ستر عورت فرمایا ہے۔ باقی ہندو مسلم میں کوئی تمیز نہیں۔ ہندو مسلم سب داہڑی چٹ۔ الا ہندو کے سر پر بال موجود ہیں۔ اور مسلم سر منڈے ۔ ۔ ۔ ۔ مسلم کی اور نشانی بھی ہے۔ وہ ٹوپی یعنی مسلم کے سر پر ٹوپی اعلان ہے جلیہ ہے سر پر چوٹی۔ اگر اتفاقاً کسی ہندو کے سر پر ٹوپی رکھ دی جائے۔ تو مسلم کا متاثر خیال کیا جائیگا۔ ہندوؤں میں ایک اور طریقہ بھی ہے۔ یعنی ایک شخص ہندو اپنی عورت کو گھر میں چھوڑ کر کسی اور جگہ

کے لئے بازار جائے تو واپسی پر اسکی عورت ممکن ہے۔ گھر میں نہ ہو یعنی کسی دوسرے شخص کے پاس چلی گئی ہو تو ہندو صاحب کو کوئی حق نہیں۔ کہ اعتراض کرے۔ بیوی کی مرضی چاہے عمر بھر نہ آئے یہ بھی اسیطرح کسی اور کی عورت لائیگا۔ اسی رواج سے قاضی کنجروٹ نے متاثر ہو کر ایک احمدی کی عورت کا نکاح دوسرے شخص سے پڑھ دیا۔ اور عورت کو سکھلا دیا کہ کہدو کہ میں قادیانی کے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ چنانچہ احمدی نے جب تھانیدار کو رپورٹ کی کہ مجھ پر یہ ظلم ہوا ہے۔ تو مقامی افسر نے موقعہ پر جا کر کے دریافت کیا تو اتفاقاً قاضی وغیرہ بھی وہاں ہی موجود تھے۔ سب نے بالاتفاق بمع اس عورت کے اقرار کیا کہ ... ایسا ہوا ہے۔ اور ہمکو طلاق وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ... گیا وَ بِئس۔ اور عورت نے یہی اقرار کیا کہ میری مرضی بھی نہیں چاہتی پہلے خاوند کو۔ قاضی صاحب کی اسلامی احکام سے اسیقدر واقفی نہیں بلکہ اور بھی ہے۔ اسی احمدی کی ایک ہمشیرہ ہے۔ سال گذشتہ میں اس نے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کی۔ آج ایک سال کے بعد پھر قاضی صاحب نے اس عورت کا نکاح شوہر اول سے پڑھا ہے۔ فلا تحل لہٗ حتٰی تنکح زوجاً غیرہٗ ط۔ جو ایک اسلامی سزا ہے۔ اور منطوق بالنص الصریح فی القرآن موجود ہے۔ اور اسلام باوجودیکہ کتنے ہی فرقوں میں متفرق ہوا ہے۔ مگر اغلباً کوئی فرقہ اتنی صریح النص کے خلاف عمل نہیں کرتا۔ یہ ہے اسلام کی حالت نازک۔ صدق اللہ۔ کمثل الحمار یحمل اسفارا ... علماؤھم شر الناس تحت ادیم السماء۔ جب احمدی مظلوم نے نالش بعدالت کی اور قواعد عدالت کے ماتحت حاکم مجاز نے بمع قاضی کے تمام ملزمین سے ضمانت لی تب بریذیڈنسی

مدراس حتی کہ نائب قاضی گورنمنٹ مدراسی اور اس طرح سنا ہے کہ مخدوم یا با پونانی اور ایک گرگٹ مزاج بنگالی یعنی مولوی گنجی بندہ درہم و دینار جسنے خود ہی صریح النص قرآنی کے خلاف ایک مطلقہ کا نکاح عدت میں پڑھا ہے۔ جس سے آج اولاد بھی موجود ہے۔ کسی شخص کو اسکی پرواہ نہیں ہوئی کہ یہ خلاف قرآن ہے۔ اور نہ ہی آج کنجروٹ کے قاضی کے عمل پر جو صاف محض تذلیل اسلام ہے۔ کسی مسلم کے کان پر جوں چلیں گی قادیانی کافر ہے۔ فوراً چندہ کرو۔ اس ظلم کو دنیا سے ہٹاؤ۔ قاضی صاحب چلو۔ مفتی صاحب مولوی صاحب بڑھو ارے ہوا کیا ہوا یہ کہ ایک شخص کہتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا۔ کہ ضعف اسلام کیوقت یعنی مسلمان جب اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دینگے۔ اور قسم قسم کے مصائب اسلام پر پڑینگے۔ اور مسلم خود اسلامی علوم چھوڑ کر محض دنیاوی اغراض سے متاثر ہو کر اسلام کی پرواہ نہ کرینگے۔ علم کثیر اور عمل قلیل مسجدیں زیادہ نمازی کم عورت کی تعظیم ماں سے زیادہ صلیب کا غلبہ یعنے صلیبی مذہب کی اشاعت عام ہوگی۔ اور قسم قسم کے فریبوں سے اسلام کی طرف سے لوگونکو بدظن کیا جائیگا۔ اور باطل کو حق کا لباس پہنا کر دنیا کو فریب دیا جائیگا۔ یعنی انسان کو خدائی تخت پر بٹھا کر خالق الطیور محی الممات الآن کما کان عالم الغیب غنی الحمید یعنی حوائج البشری کے احتیاج سے استغنا کا تاج اسکے سر پر رکھ دیا جائیگا۔ تو اسوقت ایک شخص امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض محمدی سے مستفیض ہو کر جسکو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ ظاہر ہوگا اور لیظہرہٗ کی پیشگوئی جو قرآن شریف میں مفسرین کی مسلمہ ہے اس

کے پورا کرنیوالا ۔ ۔ ۔ ۔ برادرم اگر وقت ... ہے۔ اور ضرورتیں موجود ہیں۔ اور زمانہ خود کہتا ہے۔ بلکہ فریاد کر رہا ہے۔ ؎

مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند

تو ایسے وقت میں کوئی مصلح آئے۔ تو ہمکو مردہ ہندوؤں کی لاشیں اٹھانی کیوں پڑینگی۔ برادری کے لئے اور ہزاروں طریقے موجود ہیں۔ اتحاد واقعی عمدہ چیز ہے۔ مگر اسلامی توہین اتحاد دنیاوی کے لئے دراصل کسی قہر ربانی کا پیش خیمہ ہے۔ اَللّٰھم اھدنا الی صراط المستقیم اللّٰھم انصر من نصر دین محمدٍ و اخذل من خذل دین محمدٍ پیاسہ پانی کو تلاش کرتا ہے۔ طالب مسلم ہے۔ آؤ غور کرو۔ خدا اب موجود ہے غالباً کوئی نہیں آیا ہے۔ قرآن میں لکھا ہے۔ ما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولاً ط رسولاً میں تنوین عظمت ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی عظیم الشان رسول ہو۔ معلوم ہوا کہ سوائے قادیان کے مرزا غلام احمد صاحب کے آج دنیا میں مدعی اس دعوٰی کا موجود نہیں۔ تو دعوٰی ہے مدعی ہے بنوت موجود ہی پھر انکار سوائے ہلاکت کے اور کیا لائیگا؛

احباب کو اطلاع!

چونکہ ڈاکخانہ نے وی پی سسٹم بدلا دیا ہے۔ اس لیے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اب وی پی کرنے سے احباب کو ڈھائی آنے کا زاید خرچ کرنے پڑیں گے بہتر ہے کہ احباب بذریعہ منی آرڈر اخبار کی قیمت بھیج دیں۔ مشکور ہونگا؛

والسلام

(شیخ محمود احمد)

خدا کا بیٹا ہونیکے کیا معنی ہیں!

انجیل شریفوں میں بہت جگہ پر حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اور نیز حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالٰی وحدہٗ لاشریک کو اپنا باپ کہا ہے۔ جس طرح یوحنا کی انجیل کے باب اول کی آیت ۹ ۴ میں (دیکھو صفحہ رسالہ ہذا) یا جس طرح اسی انجیل کے باب ۵۔ آیت ۲۶ میں (دیکھو رسالہ ہذا صفحہ) وغیرہ وغیرہ پس اس کے معنی سمجھنا ضروری ہیں جو یہ ہیں. کہ تمام کتب مقدسہ سابقہ یعنی توریت شریف زبور شریف اور نیز انجیل شریف ہیں۔ خدائے تعالٰی کو نہ فقط حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باپ بلکہ انسانوں خصوصاً اچھے انسانوں کا باپ اور انسانوں خصوصاً اچھے انسانوں کو خدائے تعالےٰ کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اس کی چند مثالیں یہہ ہیں؛

۱۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ (وہ میرا بیٹا ہوگا اور میں اسکا باپ ہونگا۔) تواریخ باب ۲۲۔ آیت ۱۱)

۲۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (مگر تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور بھلا کرو۔ اور بغیر ناامید ہوئی قرض دو۔ تو تمہارا اجر بڑا ہوگا۔ اور تم خدا تعالٰی کے بیٹے ٹھیرو گے۔ کیونکہ وہ ناشکروں اور بدوں پر بھی مہربان ہے۔ جیسا تمہارا باپ رحیم ہے۔ تم بھی رحم دل ہو)۔ (لوقا باب ۶۔ آیت ۳۵۔ ۳۶)

۳۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (اور تم اس کی تلاش میں نہ رہو۔ کہ کیا کھائیں گے۔ اور کیا پیئں گے اور نہ شاکی ہو۔ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں دنیا کی قومیں رہتی ہیں۔ اور تمھارا باپ جانتا ہے کہ تم ان کے محتاج ہو اے چھوٹے گلے نہ ڈر۔ کیونکہ تمھاری باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہت دی۔ (لوقا باب ۱۲۔ آیت ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۲)

۴۔ حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت ارشاد فرماتے ہیں۔ (تم کیا سمجھتے ہو! اگر کسی آدمی سو بھیڑیں ہوں۔ اور ان میں سے ایک بھٹک جائے۔ تو وہ کیا ۹۹ چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جاکر اس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈے گا؟ اور اگر ایسا ہو کہ اسے پائے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ ان ۹۹ کی نسبت جو بھٹکی نہیں اس بھیڑ کی زیادہ خوشی کریگا اسی طرح تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے۔ یہ مرضی نہیں کہ ان چھوٹوں میں ایک بھی ہلاک ہو۔ (متی باب ۱۸ آیت ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴)

۵۔ حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔ (اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمھارا باپ ایک ہی ہے۔ جو آسمانی ہے۔ (متی باب ۲۳۔ آیت ۹)

۶۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (اور جب کبھی تم کھڑے ہوئے دعا مانگتے ہو اور تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے معاف کرو۔ تاکہ تمھارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور معاف کرے ؛ مرقس باب ۱۱۔ آیت ۲۵)

۷۔ حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے۔ تمہارے لئے کچھہ اجر نہیں ہے (متی باب ۶ آیت اول)

۸۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (لیکن میں تم سے یہہ کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے۔ بیٹے ٹھیرو۔ (متی باب ۵۔ آیت ۴۴۔ ۴۵)

پس چاہیئے کہ تم کامل ہو جیسا تمھارا آسمانی باپ کامل ہے۔ (متی باب ۵ آیت ۴۸)

۹۔ (جب روئے زمین پر آدمی بہت ہونے لگے۔ اور ان سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں الخ)۔

(پیدائش باب ۶۔ آیت ۱ و ۲)

۱۰۔ (اور خداوند نے موسٰی سے کہا کہ جب تو مصر میں داخل ہو تو دیکھ سب معجزے جو میں نے تیرے ہاتھ میں رکھے ہیں۔ فرعون کے آگے دکھلائیو لیکن میں اس کے دل کو سخت کروں گا۔ کہ وہ ان لوگوں کو جانے نہ دے گا۔ تب تو فرعون کو یوں کہیو۔ کہ خداوند نے یوں فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹا ہے۔ (خروج باب ۴۔ آیت ۲۱۔ ۲۲)

۱۱۔ خداوند تعالٰی فرماتا ہے۔ (وہ روتے ہوئے آئیں گے۔ اور انہیں منت کرتے ہوئے لے چلوں گا۔ میں پانیوں کی نہروں کے کناروں پر ایک برابر راہ

سے جس میں وہ ٹھوکر نہ کھائیں گے انہیں لے چلوں گا۔ کیونکہ اسرائیل کا باپ ہوں۔ اور ابراہیم میرا پہلوٹا بیٹا ہے (یرمیاہ۔ باب ۳۱۔ آیت ۹)

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت نامہ کے سلسلہ میں ہے اور وہ انوش کا۔ اور وہ شیث کا۔ اور وہ آدم کا اور وہ خداوند کا۔ (لوقا باب ۳۔ آیت ۳۸)

۱۳۔ حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ فقط اپنے تئیں بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی خدا کے بیٹے کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں ٭

یسوع[۱] نے اس سے کہا۔ مجھے نہ چھو۔ کیونکہ میں اب تک باپ[۲] کے پاس اوپر نہیں گیا۔ لیکن میرے[۱] بھائیوں کے پاس جاکر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔ (یوحنا باب ۲۰۔ آیت ۱۷)

۱۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے تعالیٰ کو (اصلی باپ نہیں) بلکہ آسمانی باپ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ٭

اس[۱] نے جواب میں کہا۔ کہ جو پودا میرے آسمانی باپ[۲] نے نہیں لگایا جڑ سے اکھاڑا جائیگا۔ (متی باب ۱۵۔ آیت ۱۳)
پس جب تم برے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینی چاہتے ہو۔ تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا۔ (لوقا باب ۱۱۔ آیت ۱۳)

۱۵۔ خدا کو باپ کہنا ایک اصطلاحی جملہ ہے ٭

لیکن جتنوں نے اُسے[۳] قبول کیا۔ اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یعنی انہیں جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ (یوحنا۔ باب اول۔ آیت ۱۲)
یسوع نے ان سے کہا۔ کہ اس جہان کے فرزندوں میں تو بیاہ شادی ہوتی ہے لیکن جو لوگ اس لائق ٹھہریں گے۔ کہ اس جہان کو حاصل کریں اور مُردوں میں سے جی اٹھیں۔ ان میں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ پھر مرنے کے بھی نہیں۔ اس لئے کہ فرشتوں کے برابر ہونگے۔ اور قیامت کے فرزند ہوکر خدا کے بھی فرزند ہوں گے۔ (لوقا باب ۲۰۔ آیت ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶)

۱۶۔ انجیل شریف میں نہ صرف خدائے تعالیٰ کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے بلکہ شیطان کو بھی ٭

تم[۱] میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے۔؟ اس لئے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے۔ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو۔ اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے۔ الخ (یوحنا۔ باب ۸۔ آیت ۴۳۔ ۴۴)

۴
حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا
اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا (یعنی نبی) کہنا

جو تمہیں قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے (متی باب ۱۰۔ آیت ۴۰)

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ (یوحنا باب ۵۔ آیت ۲۴)
میں[۱] اپنے آپ سے کچھ نہیں کرسکتا جیسا سنتا ہوں۔ عدالت کرتا ہوں۔ اور میری عدالت راست ہے۔ کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں۔ بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ (یوحنا۔ باب ۵ آیت ۳۰)
یسوع نے جواب میں ان سے کہا۔ خدا کا کام یہ ہے۔ کہ جسے اس نے بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ (یوحنا۔ باب ۶ آیت ۲۹)
مجھے تمہاری نسبت بہت کچھ کہنا اور فیصلہ کرنا ہے۔ لیکن جس نے مجھے بھیجا وہ سچا ہے۔ (یوحنا۔ باب ۸۔ آیت ۲۶)
جو[۲] تمہاری سنتا ہے۔ وہ میری سنتا ہے اور جو تمہیں نہیں مانتا وہ مجھے نہیں مانتا۔ اور جو مجھے نہیں مانتا وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں مانتا۔ (لوقا باب ۱۰۔ آیت ۱۶)

اور بہت ایسی آیتیں ہیں۔ جن میں حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا فرمایا ہے ٭

ارزانی اشیاء

(نیویارک۔ ۲۴ ستمبر) ممتاز تاجروں کا خیال ہے۔ کہ فورڈ کمپنی کے موٹروں کی قیمت میں کمی کردینے اور فرینکلن کمپنی کی تقلید سے صرف موٹروں کے کاروبار پر ہی نہیں بلکہ دیگر صنعتی کاروبار پر بھی زبردست اثر پڑیگا۔ بہت سی کمپنیوں نے تو اشیاء کی قیمت میں تخفیف کا اعلان کر بھی دیا ہے۔

(دہلی کی تار) ارزانی اشیاء کے ضمن میں یہ بھی امید کی جارہی ہے کہ کپڑوں۔ جوتوں اور اجناس خوردنی کی قیمتوں میں بھی عنقریب تخفیف ہونیوالی ہے۔ کپڑے کی بہت سی کمپنیاں تو ۲۵ فیصدی قیمتیں کم کر بھی چکی ہیں۔ ارزانی کی تحریک ملک بھر میں عام ہو رہی ہے۔ (شکاگو۔ ۲۴ ستمبر) گندم کی قیمت میں ۳۱ فیصدی تخفیف ہوگئی ہے۔ دیگر اجناس کی قیمت بھی گر گئی ہے ٭ (لندن۔ ۲۵ ستمبر) عنقریب بینکوں کی شرح میں اضافہ کردیا جائیگا۔ اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ اپنے ذخیرے بازار میں لے آئینگے۔ اور اشیاء کا نرخ گر جائیگا ٭

---

[۱] یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام [۲] یعنی خدا تعالیٰ
[۳] یعنی کلام خدا کو یا خود خدا کو اس سے مراد حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ٭

([۱] حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔)

[۱] حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔
[۲] حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حواریوں سے کہتے ہیں ٭